سوموار | 3-مارچ 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 47 | سوموار 23 شوال 1417ھ 3 امان 1376 ہش 3 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ

کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچالئے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں۔ ایسے وقت ان کی نافرمانی انہیں ہلاک کر دیتی ہے اور ان کا تقویٰ انہیں بچالیتا ہے۔ انسان اپنی چالاکیوں شرارتوں اور غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے تو ہرگز نہیں بچ سکتا۔ کوئی انسان بھی نہ اپنی جان کی حفاظت کر سکتا ہے۔ نہ مال و اولاد کی حفاظت کر سکتا ہے اور نہ کوئی اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسی سے (-) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے' کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القوب آپ ؐ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ ؐ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔

میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو۔ ان باتوں پر عمل کرو۔ اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسلیہ بنو۔ اس لئے کہ آج کل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیت کے مسائل کی بناء پر ہے۔ اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں' تاکہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 42)

دینی کام ذاتی لگن اور انہماک سے کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس جو اپنے آپ کو (صاحب ایمان) سمجھتا ہے یا اپنے آپ کو (صاحب ایمان) بنانا چاہتا ہے اس کے لئے میں یہ بتاتا ہوں کہ ہر ایک دینی کام کو اپنا فرض سمجھو اور پھر اسے اپنا کام خیال کرو۔ نہ کسی کے یاد دلانے کی ضرورت ہو۔ نہ کسی کے چڑانے یا روکنے سے اس کام کو چھوڑ دو۔ کیا تم اپنے کام میں کسی کے یاد دلانے کی ضرورت سمجھتے ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ دینی کاموں میں بار بار کسی کے یاد دلانے کی ضرورت محسوس کرتے ہو یا شرطیں لگائی جاتی ہیں اگر دین تمہارا ہے تو پھر کوئی شرط نہیں تم لگا سکتے۔ سارے کا سارا دینی کام جب تمہارا کام ہے تو اسے اسی شوق و محبت سے کرو جس شوق و محبت سے دنیا میں اپنا کام کیا جاتا ہے۔

یہ خلاصہ ہے (صاحب ایمان) کے کام کا۔ اگر اسی طرح کام کیا جائے تو جماعت اس تیزی سے ترقی کر سکتی ہے کہ ایک تیز سے تیز ترین بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر ایسے لوگوں نے کیا کام کرنا ہے جو کچھ کام ہو دوسروں کے ذمہ لگا دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ کام ہمارے کرنے کا نہیں۔ فلاں لوگ کریں گے۔ اور کچھ کام جو اپنے ذمہ لیتے ہیں انہیں بھی اس وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں کہ فلاں نے انہیں کیوں بار بار ان کاموں کے لئے کہا۔ اگر یاد نہ دلایا جائے تب تو یہ شکایت کہ کیوں یاد نہ دلایا گیا۔ اور اگر یاد دلایا جائے تب یہ شکایت کہ بار بار کیوں یاد دلایا جاتا ہے۔ ایسی کوری و غافل قوم کب دنیا میں ترقی کر سکتی ہے۔ ایک تو پہلے کام کو تقسیم کر کے دوسروں کے ذمہ ڈال دیا اور پھر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور قیامت یہ کہ جو کام اپنے ذمہ رکھا اس کے متعلق اگر کوئی یاد دلائے تو کہتے ہیں کہ ہمارے پیچھے پڑ گئے۔ ہماری ہتک ہو گئی۔ ہمیں ذلیل کر دیا۔ ان لوگوں کی مثال بالکل اسی شخص کی سی ہے۔ جو شادی میں نیوندرا نہیں دینا چاہتا اور اس کے لئے بہانہ تلاش کرتا تھا۔ آخر کوٹھے پر چڑھ کر زور زور سے پاؤں مارنے لگا۔ گھر والوں نے پوچھا کہ اوپر کون ہے۔ اس پر یہ کہہ کر روٹھ گیا کہ اچھا ہم کون ہوئے اور چلا گیا۔ تو ایسے لوگ ہمیشہ بہانہ ڈھونڈتے ہیں کہ کسی طرح ہمیں خدمت دین کا کام جو طوق کی مانند (خدا کی پناہ) لعنت ہو کر ان کے گلے پڑا ہوتا ہے نہ کرنا پڑے گو (صاحب ایمان) کا یہ کام ہے کہ جس طرح وہ اپنے کام کرتا ہے اسی طرح دین کا کام کرے۔

باقی صفحہ 7 پر

کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پاسکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے درج ذیل احباب کا جنازہ حاضر و غائب بیت الفضل لندن کے سامنے مورخہ 21- جنوری 1997ء کو عصر سے قبل پڑھایا۔

جنازہ حاضر - مکرم عبدالخالق صاحب بٹ آف مشرقی افریقہ۔ 78 سال کی عمر میں لندن میں وفات پائی۔

جنازہ غائب - محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال وقف جدید میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

2۔ محترم مقبول احمد صاحب ذبیح واقف زندگی۔ سابق مربی مشرقی افریقہ حال نائب ناظر مال ربوہ۔

ولادت

○ مکرم طاہر احمد خان صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ 22 فروری 97ء اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک جمیل الرحمان رفیق صاحب سیکرٹری حدیقہ" المبشرین کا نواسہ اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب آف دارالعلوم شرقی ربوہ کا پوتا ہے۔ بچے کا نام قیس احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم ماسٹر مبشر احمد تنویر صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالیمن وسطی ربوہ ابن مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب تنویر ساکن ننکانہ صاحب حال ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 21 فروری 1997ء منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح مکرم ایم بشیر الحق صاحب نے بمراہ مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم ماسٹر غلام مرتضیٰ صاحب صدر جماعت احمدیہ بھائی پھیرو ضلع قصور بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر مکرم مولوی احمد علی رانجھا صاحب نے دعا کرائی۔ مکرم ماسٹر مبشر تنویر صاحب شیخ محمد حنیف صاحب خانساماں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

3- امان 1376 ھش — 3 - مارچ 1997ء

تقویٰ باعثِ تکریم و عظمت ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو' تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔

یہ جو مختلف ذاتیں ہیں۔ یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے"

حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی کسی کو چڑاتا ہے تو وہ دراصل اپنے اور اس کے درمیان ایک خلیج حائل کر لیتا ہے۔ جس کو چڑایا جاتا ہے وہ کیوں قریب آنے کی کوشش کرے گا۔ وہ تو اور بھی پرے ہٹتا چلا جائے گا۔ اور اس طرح بجائے انسانوں کو آپس میں ملانے اور محبت اور پیار کے بڑھانے کے نفرت پیدا کرنے کا باعث بنے گا۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ اس کو چڑا کر دکھ پہنچائے گا۔ بلکہ جیسا کہ اس ارشاد میں فرمایا گیا ہے ایک وقت ضرور ایسا بھی آئے گا۔ کہ وہ خود اسی طرح چڑایا جائے گا۔ یعنی جو برائی اس نے دوسرے سے کی ہے کوئی نہ کوئی شخص اس کے ساتھ وہی برائی ضرور کرے گا۔ جو غلط کام اس شخص نے کیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ میں نے دوسرے کی تحقیر کی ہے۔ ویسا ہی کوئی کام دوسرا شخص بھی کرے گا اور اس کی تحقیر ہو گی۔ اگر کوئی شخص اپنے بھائیوں کو حقیر سمجھے تو اول تو وہ ان سے محبت کا رشتہ منقطع کرتا ہے۔ انہیں اپنے آپ سے دور کر لیتا ہے۔ ان کی ہمدردی کا مستحق نہیں رہتا اور دوسرے یہ کہ ان کی نظروں میں وہ خود بھی حقیر ہو جاتا ہے۔ گویا کہ اس نے انہیں حقیر سمجھا اور انہوں نے اسے حقیر سمجھا۔ تو یہ عادت ایسی ہے کہ انسانوں میں نفرت کو بڑھاتی ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کوئی کسی کو حقیر بھی سمجھے اور جسے حقیر سمجھا جاتا ہے وہ اس سے پیار بھی کرے۔

حقارت بذات خود دوسروں کے دل میں نفرت پیدا کرتی ہے۔ حالانکہ اگر دیکھا جائے تو حقارت کی کوئی وجہ بھی نہیں جس کے پاس جو کچھ ہے وہ خدا تعالیٰ کی عطا ہے اور خدا تعالیٰ کی عطا تو خدا تعالیٰ جسے چاہے دے سکتا ہے۔ آج ایک کو دیا ہوا ہے تو کل دوسرے کو دے سکتا ہے۔ اور اگر ہم اپنے ماحول میں دیکھیں تو یہ کوئی عجیب بات بھی نہیں۔ کل کے بے علم آج کے عالم ہیں اور کل کے عالم آج بے علمی کی باتیں کرتے ہیں کل کے غریب آج کے امیر ہیں اور کل کے امیر آج غریب ہیں۔ دنیا میں کہتے ہیں کہ ثبات صرف تغیر کو ہے۔ جب کوئی شخص بھی کسی ہی وقت تغیر کا نشانہ بن سکتا ہے تو اسے اپنی حیثیت پر فخر کرنے کا کہاں موقعہ۔ اور دوسروں کو وہ حقیر کیوں جانے۔

اور صرف اتنا ہی نہیں۔ دیکھنے والی بات یہ بھی ہے کہ کیا خدا تعالیٰ کسی کو کچھ دے کر اسے اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ فخر کرے اور اس کا سر غرور سے بلند ہو جائے۔ اور وہ دوسروں کو حقیر سمجھے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے۔ کسی شخص کے لئے فخر کا باعث تو یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ اختیار کرنے والا ہے اور تقویٰ اختیار کرنے والے کے متعلق کبھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنی کسی حیثیت پر بھی مغرور ہو جاتا ہے۔ اور دوسروں کو گھٹیا سمجھتا ہے۔ اور دوسروں کو چڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ سب باتیں تقویٰ کے خلاف ہیں اور جب خدا تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ مکرم اور معظم وہ ہے جو زیادہ متقی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اچھا انسان وہی ہے جو نہ دوسروں کو چڑاتا ہے نہ خود غرور میں مبتلا ہوتا ہے اور نہ اپنے بھائیوں کو حقیر سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سب انسان ایک جیسے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ خدا تعالیٰ جس سے جو چاہے کرے۔

اسی ضمن میں یہ بات بھی آتی ہے کہ بعض لوگ اپنی ذات پر جو خود ساختہ ہے فخر کرتے ہیں اگر انسانیت ایک ہی ہے اور سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔ تو ذاتیں کہاں سے آگئیں۔ یہ خود ساختہ ہیں۔ اور خود ساختہ پر فخر کرنا بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے۔ جیسا کہ اس ارشاد میں فرمایا گیا ہے یہ عرف کے لئے تو کام میں آسکتی ہیں۔ کسی کو آپ بلانا چاہیں تو اس کی ذات کے نام سے بلا سکتے ہیں لیکن کوئی یہ سمجھے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہی اس ذات کا مالک ہے یہ تو بڑی غلط فہمی ہو گی۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ چار پشتوں کے بعد حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہوتا ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم دسویں پشت میں فلاں شخص کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان سے اگر یہ پوچھا جائے کہ ان دس پشتوں میں کون کون شخص ایسا تھا جو لکھا پڑھا تھا اور اپنی ڈائری میں یہ لکھتا رہا کہ وہ کس نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ کوئی شخص بھی یہ بتا نہیں سکتا۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ متقی کی یہ شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔

کسی شخص نے پوچھا کہ آپ کی ذات کیا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ ہماری ذات تو بہت اونچی ہے دیکھیں آپ کی ذات کیا ہے۔ تو جواب ملا ہماری ذات تو احمدی ہے۔ پوچھنے والا پانی پانی ہو کر رہ گیا کہ اس سے بڑی ذات کیا ہو سکتی ہے۔ چاہے وہ اپنی ذات کو پہلے کتنا ہی اچھا کیوں نہ سمجھتا ہو۔ لیکن جب اس نے یہ سنا کہ دوسرے شخص نے اپنی ذات احمدی بتائی ہے تو وہ نہ صرف حیران ہوا بلکہ اسے ندامت بھی ہوئی۔

حقیقی بات یہ ہے کہ انسان کو مکرمت اور عظمت کے لئے تقویٰ کی طرف دھیان دینا چاہئے۔

بولنا ہے تو پہلے تول کے بول
ناخنوں سے ہر ایک گُتھی کھول
دیکھ اور اپنے دل میں جھانک کے دیکھ
غیر کو چھوڑ' اس کا دل نہ ٹٹول

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

الفضل 21- دسمبر 1955ء

جامعۃ المبشرین ربوہ کی ایک یادگار تقریب

ماریشس سے آئے ہوئے احمدی احباب کو خوش آمدید کہنے اور بیرونی ممالک میں جانے والے مربیان سلسلہ کو الوداع کہنے کے لئے جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے 2- دسمبر 55ء کی رات کو جو عشائیہ ترتیب دیا گیا تھا اس میں حسن اتفاق سے صدارت کے فرائض حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے سرانجام دئے تھے اس موقعہ پر محترم درد صاحب نے جو صدارتی تقریر ارشاد فرمائی وہ آپ کی زندگی کی آخری تقریر تھی کیونکہ اس کے چند روز بعد ہی آپ رحلت فرما گئے۔ اس تقریب کا مختصر حال پہلے بھی الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن چونکہ محترم درد صاحب نے اپنی زندگی کی اس آخری تقریر میں جماعت کو ایک اہم امر کی طرف توجہ دلائی تھی اس لئے اس یادگار تقریب کا کسی قدر مفصل حال ذیل میں درج کیا جارہا ہے تاجماعت آپ کی اس آخری نصیحت کو جو جماعت کی ترقی اور اس کی بہتری سے تعلق رکھتی ہے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس یادگار تقریب کا آغاز حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی صدارت میں تلاوت سے ہوا جو جامعۃ المبشرین کے طالب علم عمری عبیدی صاحب آف مشرقی افریقہ نے کی بعدہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ماریشس سے آئے ہوئے احمدی احباب مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب مکرم احمدیداللہ صاحب اور عبدالرحیم صاحب سوکیا کا خیر مقدم کیا اور مکرم نصیرالدین احمد صاحب شاہد ایم۔ اے بی۔ ٹی۔ جے۔ ڈی اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری جو دعوت الی اللہ کی غرض سے نائیجیریا اور انڈونیشیا تشریف لے جارہے تھے الوداع کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ وہ ماریشس کے احمدی احباب کا مرکز سلسلہ میں آنا مبارک کرے اور باہر جانے والے مربیان کو اپنی تائید اور نصرت سے نوازے تا وہ احمدیت کی بہترین خدمت بجالاسکیں۔

جامعۃ المبشرین کی غرض وغایت

اس موقعہ پر جامعۃ المبشرین کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے محترم پرنسپل صاحب نے فرمایا جامعۃ المبشرین ایک مشنری ادارہ ہے جس میں نوجوانوں کو تربیت دے کر انہیں اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ غیر ممالک میں دعوت الی اللہ کا فریضہ کامیابی سے ادا کرسکیں اس میں پاکستان ہی نہیں بلکہ غیر ممالک کے احمدی نوجوان بھی دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں چنانچہ اس وقت جامعہ میں انڈونیشیا' چین' مشرقی افریقہ' مغربی افریقہ' ٹرینیڈاڈ اور بعض دوسرے ممالک کے نوجوان بھی اپنے پاکستانی بھائیوں کے دوش بدوش دینی علوم کی تحصیل کررہے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ سب نوجوان حصول تعلیم کے بعد اپنے اپنے ملک کے لئے شیریں ثمر ثابت ہوں گے اور ان کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجے میں ان کے اپنے ہموطنوں کو راہ حق پانے کی سعادت میسر آئے گی۔

محترم پرنسپل صاحب نے اس موقع پر ماریشس سے آئے ہوئے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان سے بھی درخواست کی کہ وہ اپنے ہاں کے نوجوان طلبہ کو مرکز سلسلہ میں بھجوائیں تا وہ جامعۃ المبشرین سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے جزیرے کو احمدیت کے نور سے منور کر سکیں۔ آپ نے جامعۃ المبشرین کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا یہ جامعہ اس بات کا ذمہ دار ہے کہ دنیا میں دعوت الی اللہ جاری رہے تا اطراف و جوانب عالم میں دین کا جھنڈا سربلند رہے ہم اس عزم کے اظہار کے ساتھ کہ ہم دنیا میں دین کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہونے دیں گے اپنے ان مربیان کرام کو جو خیر و برکت سے اپنا دامن بھر کر نائیجیریا اور انڈونیشیا تشریف لے جا رہے ہیں الوداع کہتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ یہ اپنے کارناموں اور مجاہدانہ کوششوں سے جامعہ کے نیک نام کو اور زیادہ روشن کریں گے۔

تاریک براعظم محترم پرنسپل صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی نصیرالدین احمد صاحب شاہد نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آنے والے مسیح کے زمانہ میں بکریاں چرانے والی اور سیاہ فام اقوام بلند عمارتیں تعمیر کریں گی۔ جس کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ وہی براعظم جو تاریک براعظم کہلاتا ہے احمدیت کے نور سے جگمگا اٹھے گا مجھے خوشی ہے کہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں دعوت الی اللہ کی غرض سے ایک ایسے براعظم جا رہا ہوں جو اگرچہ تاریک براعظم کہلاتا ہے لیکن عنقریب احمدیت کی وجہ سے بقعہ نور میں تبدیل ہونے والا ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے جغرافیائی تاریخی سیاسی اور اقتصادی حالات پر بھی روشنی ڈالی اور احباب جماعت سے درخواست کی کہ وہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ انہیں جس ماحول میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے بھیجا جارہا ہے وہ اس ماحول کو دینی ماحول میں تبدیل کرنے کی جدوجہد میں مقدور بھر حصہ لے سکیں تا وہ مقصد پورا ہو سکے جس مقصد کے لئے انہیں وہاں بھیجا جارہا ہے۔

ماریشس میں احمدیت کی ابتداء بعدہ صاحب صدر محترم مولانا درد صاحب نے ماریشس کے ضعیف العمر دوست مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ ان تین خوش قسمت احباب میں سے ایک ہیں جن کے ذریعے ماریشس میں جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ ان کا تعارف کرانے کے بعد صاحب صدر نے ان سے درخواست کی کہ وہ ماریشس میں احمدیت کی ابتداء کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمائیں تا الٰہی تصرفات کا تذکرہ ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو۔

مکرم محمد عظیم صاحب سلطان غوث نے انگریزی زبان میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ 1913ء میں میں ایک سکول ٹیچر کے طور پر ملازم ہوا تھا۔ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر ایک نہایت نیک دل انسان تھے ان کا نام "نور محمد نورایا" تھا۔ وہ ایک چھوٹا سا رسالہ بھی نکالتے تھے۔ اس رسالے کے ساتھ تبادلہ میں Crescent نامی ایک پرچہ آتا تھا۔ ایک دن "کریسنٹ" میں میں نے ریویو آف "ریلیجنز" کا اشتہار دیکھا۔ وہ اشتہار پڑھنے کے بعد میں نے قادیان لکھا کہ ہمیں ریویو کے کچھ پرچے ارسال کئے جائیں۔ چنانچہ قادیان سے ریویو کے چند پرچے اور تین کتابیں جن میں سے ایک ازالہ اوہام تھی ہمیں موصول ہوئیں۔ وہ کتابیں میں نے نور محمد نورایا صاحب کو اور اپنے ماموں سبحان محمد رجب علی صاحب کو دکھائیں۔ میرے ماموں امام بیت تھے ان پر ان کتابوں کا بہت اثر ہوا۔ چنانچہ ہم تینوں نے مل کر قادیان لکھا کہ ہماری بیعت قبول کرلی جائے۔ ہم حضرت بانی سلسلہ پر ایمان لاتے ہیں جب ہم نے خط لکھا اس وقت حضرت امام جماعت اول حیات تھے۔ لیکن اس کے فوراً بعد ہی آپ کی وفات ہو گئی اور حضرت امام جماعت الثانی امام منتخب ہوئے۔ چنانچہ ہمارا خط پہنچنے پر حضرت امام جماعت الثانی نے ہی ہماری بیعت قبول فرمائی۔ اور آپ ہی کی طرف سے ہم کو قبولیت بیعت کی اطلاع موصول ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے 1915ء میں آپ کی خدمت میں لکھا کہ ماریشس میں مربی بھجوائیں تاہم ان کی زیر ہدایت احمدیت کے پیغام کو ماریشس میں پھیلا سکیں چنانچہ جولائی 1915ء میں حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے کو آپ نے ماریشس بھجوایا آپ ماریشس میں جماعت کے پہلے مربی تھے۔ آپ نے ماریشس میں جماعت کی ترقی کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں فرمایا یہ ہے ماریشس میں احمدیت کے آغاز کی کہانی۔ ان تین اشخاص میں سے جنہیں ایک ساتھ سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی دو حضرات یعنی نور محمد نورایا صاحب اور سبحان محمد رجب علی صاحب اب فوت ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے یہ خاکسار بفضلہ تعالیٰ تاحال آپ کے سامنے زندہ موجود ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ اس نے مجھے مرکز سلسلہ کی زیارت کرنے اور حضرت امام جماعت کی ملاقات سے مشرف ہونے کا موقع عطا فرما کر میری ایک دیرینہ خواہش کو پورا فرمایا ہے۔ آپ سب میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے دینی دنیوی ترقیات سے نوازے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک اچھی بات

جب تک ہم کبرو غرور' خود پسندی' خود نمائی' تحقیر و استہزاء نخوت و خودسری کو کلیتاً چھوڑ کر نیستی کا چولا پہنے فروتنی اور بے نفسی کی عاجزانہ راہوں سے اپنے رب کی رضاء حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں اس وقت تک قرب وصال الٰہی کی وہ نعمتیں ہم حاصل نہیں کر سکتے جو ایک سچے فرمانبردار اور حقیقی احمدی کے لئے مقدر ہیں۔

دنیا کا کنارا مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب کی ایمان افروز تقریر کے بعد ماریشس کے احمدیداللہ صاحب نے انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے ماریشس میں جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کی تدریجی ترقی کا ذکر کرنے کے بعد بتایا۔ کہ جہاں تک ماریشس میں احمدیت کے پہنچنے اور اس کے پھیلنے کا تعلق ہے۔ اس سے حضرت بانی سلسلہ کی خدائی خبر کی کہ "میں تیری (-) کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" لفظاً لفظاً پوری ہوتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس سے ساری دنیا ہی مراد ہے۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج دعوت الی اللہ ہو رہی ہے۔ لیکن یہ عجیب حسن اتفاق ہے۔ کہ ماریشس میں ایک علاقہ ایسا ہے۔ جس کا نام ہی "دنیا کا کنارا" ہے۔ اس کا فرانسیسی نام ہے "Le Bout du monde" (لے بودی موند) جس کے معنی ہیں دنیا کا کنارا۔ سو امامت ثانیہ کے آغاز میں ہی ماریشس میں احمدیت کا پہنچنا اپنے اندر ایک خدائی نشان رکھتا ہے۔ جو ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ آغاز کار ہی ماریشس میں احمدیت کے پہنچنے میں یہ اشارہ مضمر تھا۔ کہ امامت ثانیہ کے مبارک دور میں ہی احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے گی۔ جیسا کہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ آخر میں آپ نے جماعت ماریشس کی کامیابی اور ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

احمدیت کا معجزہ مکرم احمدیداللہ صاحب کے بعد ماریشس کے مکرم عبدالرحیم صاحب سوکیا نے حاضرین سے اردو میں خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا۔ میں اس امر پر بے حد خوش ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مرکز سلسلہ کی زیارت اور حضرت امام الثانی سے ملاقات شرف عطا فرمایا ہے۔ ہمارے یہاں آنے کی غرض یہ ہے۔ کہ ہم ربوہ کے روحانی ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ احباب ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ ہمارا ربوہ میں آنا ہمارے لئے اور ماریشس کی جماعت کے لئے مبارک کرے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ میرے بڑے بھائی احمد حسین سوکیا صاحب بھی 1927ء میں حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب کے ساتھ ماریشس سے قادیان آئے تھے۔ جب وہ امرتسر میں ایک مشہور غیر احمدی عالم سے ملے تو ان عالم نے کہا۔ میاں تم کیوں احمدی ہوئے ہو۔ اگر تم نے دل سے احمدیت قبول کی ہے۔ تو کیا تم نے احمدیت کا

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منیر احمد کاہلوں

ناقابلِ فراموش

مکرمی و محترمی جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے

وقتاً فوقتاً آپ روزنامہ الفضل میں لکھنے کے لئے ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ شکریہ۔ چند یادداشتیں "ناقابل فراموش" عنوان کے تحت بغرض اشاعت ارسال خدمت ہیں موجودہ حالات میں جس طرح پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہوئے الفضل کا پرچہ نکالتے ہیں وہ آپ ہی کے شایان شان ہے الفضل میں بہت کچھ چھپتا ہے پھر بھی کچھ عناوین خصوصی توجہ کے مستحق ہیں مثلاً جن جن ممالک میں احمدیت قائم ہے ان کے تاریخی۔ جغرافیائی۔ تجارتی۔ سیاسی۔ معاشرتی حالات کے متعلق قارئین الفضل جاننے کے متمنی ہیں۔ سائنس میں جدید رجحانات۔ دنیا کے مختلف مذاہب۔ سفرنامے۔ حضرت صاحب کی مصروفیت کی ہفتہ وار ڈائری۔ مختلف زبانوں کی تدریس خواہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر آنے والی تدریس ہی چھپ جایا کرے ان کو اکٹھا کر کے بعد میں کتابی شکل میں بھی چھاپا جا سکتا ہے۔ میں قریباً عرصہ پچاس سال سے الفضل کا قاری ہوں ناغہ کا دن مشکل سے کٹتا ہے۔ مگر اس میں کبھی لکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ آئندہ اگر آپ کی حوصلہ افزائی شامل حال ہوئی تو جرات کرتا رہوں گا۔

منیر احمد کاہلوں

انسانی زندگی میں کئی واقعات اس شان کے ہوتے ہیں کہ انہیں مدتوں بھلایا نہیں جا سکتا ان میں خداتعالیٰ کی قدرت کچھ اس طرح جلوہ گر ہوتی ہے کہ انسان عش عش کر اٹھتا ہے اور اس کی روح بے قرار ہو کر آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو جاتی ہے کہ کس طرح وہ نزدیک ہو کر سنتا ہے اور اپنے حقیر بے آسرا بندوں کا سہارا بن کر دوڑا چلا آتا ہے ان کے لئے غیر معمولی حالات پیدا کر دیتا ہے اور دعا میں قبولیت کے عجائب در عجائب کام دکھاتا ہے جب دنیاوی سہارے رشتہ توڑ رہے ہوتے ہیں وہ مایوسیوں اور ناامیدیوں میں روشنی کی کرن بن کر نمودار ہوتا ہے اور انسانی کجرویوں اور نافرمانیوں کو نظرانداز کر کے کسی کی بے قرار اضطراری حالت کو دیکھ کر فوری ردعمل دکھاتا ہے اور بندے کو اپنی آغوش میں لے کر زندگی کی نوید سناتا ہے ہر طرف سے مایوس لحہ بہ لحہ موت کی طرف جانے والے پھر واپس اس دنیا کی طرف پلٹنے لگتے ہیں کچھ اس قسم کا واقعہ آج سے قریباً اکتیس سال قبل میری والدہ (وفات یافتہ) کے ساتھ 1965ء میں پیش آیا۔ ہوا یوں کہ والدہ محترمہ کو بعارضہ قلب ہسپتال سنکھترہ ضلع سیالکوٹ حال نارووال میں جو اس وقت ایک معمولی ڈسپنسری ہوا کرتا تھا داخل کرنا پڑا 1965ء کی جنگ نئی نئی ختم ہوئی تھی ڈسپنسری میں ایک ہنگامی ڈاکٹر ہوا کرتا تھا جو آس پاس کے دیہات کے لئے بڑی نعمت سے کم نہ تھا ادویات کی بھی سخت قلت تھی۔ والدہ صاحبہ کو دل کی تکلیف اتنی بڑھ گئی کہ انہوں نے ہم سب کو اپنے قریب اکٹھا کر لیا اور کہا کہ میرا آخری وقت معلوم ہوتا ہے میرے لئے دعا کریں۔ دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہو چکی تھی۔ اور سانس بھی اکھڑا ہوا تھا۔ میں بھاگ کر ڈاکٹر کو بلا لایا اس نے مریضہ کو دیکھ کر کہا کہ بس دعا کریں میرے پاس پڑی ہوئی ایک گولی ہے شائد یہ کام کر جائے چنانچہ رب توکل اس نے گولی دے دی۔ اس اثناء میں والدہ صاحبہ نے میرے والد صاحب کو قریب بلایا اور کہا کہ میرے لئے اس وقت خصوصی دعا کریں کہ مولا کریم مجھ کو ایک دو سال زندگی اور دے دے اس پر والد صاحب نے کہا کہ ایک دو سال کیا وہ چاہے تو دس سال زندگی کے اور دے سکتا ہے یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھے اور جائے عبادت پر جا کر اپنے مولا کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔ عبادت سے فارغ ہو کر والدہ صاحبہ کے پاس دریافت احوال کے لئے آئے انہیں پہلے سے بہتر پایا۔ کہنے لگے منیر کی اماں میں نے اپنے رب سے التجا کی ہے کہ "وہ آپ کو ایک دو نہیں دس سال زندگی کے اور دے دے خداتعالیٰ کی قدرت چند دنوں کے بعد والدہ صاحبہ صحت یاب ہو کر گھر واپس آگئیں اور پورے گیارہ سال مزید زندہ رہیں۔ دس سال دعا کے طفیل اور ایک سال زائد خداتعالیٰ کی طرف سے بونس کے طور پر۔

1992ء میں میری اہلیہ بیماری ہو گئیں۔ مجھے انگلستان سے آئے ہوئے ابھی دو چار دن ہی ہوئے تھے۔ کہنے لگیں مجھے باری کا بخار آتا ہے میں نے کہا کہ ملیریا بخار معلوم ہوتا ہے خداتعالیٰ نے چاہا تو ایک دو روز تک اتر جائے گا چند دنوں کے بعد اس نے بتایا کہ آج مجھے بخار کے ساتھ گلے میں تکلیف بھی محسوس ہوتی ہے چیزیں نگلنے میں دشواری محسوس کرتی ہوں۔ میں نے اسے کہا کہ تم تیاری کرو ہسپتال چلتے ہیں۔ میں اسے لے کر ہسپتال روانہ ہو گیا۔ راستے میں ٹانگے پر اس نے مجھے کہا کہ مجھے ٹیکہ نہ لگوانا بخار میں ٹیکہ خطرناک ہوتا ہے چند روز ہوئے ایک عورت کا اکلوتا بیٹا بخار میں ٹیکہ لگنے کے باعث چل بسا تھا۔ میں نے اسے تسلی دی کہ ٹیکہ نہیں لگوائیں گے جب ہسپتال قریب آیا تو کہنے لگیں مجھے ایمرجنسی کمرے میں لے چلیں بخار تیز معلوم ہوتا ہے وہاں ڈاکٹر صاحب کو دکھایا انہوں نے نسخہ تجویز کیا اور مجھے کہا کہ چھ ٹیکے لے لیں ایک اسی وقت لگوا لیں چنانچہ میں ڈاکٹر صاحب کے فرمان کے مطابق ٹیکے لے آیا ایک ٹیکہ نرس کو لگوانے کے لئے دے دیا ہر چند میری طبیعت اہلیہ کو ٹیکہ لگوانے کے لئے تیار نہیں تھی مگر معالج کے کام میں مداخلت بھی ناگوار معلوم ہوئی بادل نخواستہ چپ رہا۔ جب نرس ٹیکہ سرنج میں بھرنے لگی تو ٹیکہ نیچے گر کر ٹوٹ گیا۔ میرے دل میں آیا کہ ٹیکہ نہیں لگوانا چاہئے مگر دوبارہ اسے وہم اور شگون خیال کر کے چپ رہا نرس نے دوسرا بھرا اور لگا دیا جب وہ ٹیکہ لگا رہی تھی تو اس وقت میرا دل انجانے خوف سے کانپ رہا تھا مجھے اہلیہ کی بات یاد آ رہی تھی کہ مجھے ٹیکہ نہ لگوانا چنانچہ جس بات کا خدشہ تھا وہی ہوا میری مجرمانہ خاموشی اسے لے ڈوبی۔ ابھی نرس نے سرنج باہر نہیں نکالی تھی کہ اہلیہ نے آخری وقت کی دعائے مسنونہ وغیرہ پڑھنی شروع کر دیں مجھ سے الوداعی باتیں کرنے لگیں مجھ پر وہ لحات قیامت سے کم نہیں تھے ایک جیتی جاگتی دنیا میرے ہاتھوں اندھیر ہو رہی تھی۔ اس کے الفاظ "مجھے ٹیکہ نہ لگوانا" ڈسنے لگے۔ میں اپنے آپ کو کوسنے لگا کہ ڈاکٹر کی اندھادھند کیوں مانی۔ مریضہ کے جسم کو ہاتھ نہیں لگ رہا تھا ٹمپریچر بہت زیادہ معلوم ہوتا تھا اچانک ایک غیر مرئی طاقت نے مجھے جھنجھوڑا۔ میں فوراً اپنی جگہ سے اٹھا نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ مریضہ کو پاس پڑی ہوئی وھیل چیئر پر ڈالا اور پلک جھپکنے میں زنانہ وارڈ میں لے گیا وہاں ایک خالی پڑی ہوئی چارپائی پر اسے جا لٹایا نہ کسی ڈاکٹر سے پوچھا نہ کسی نرس سے۔ اہلیہ بلند آواز سے دعا کر رہی تھی۔ میں نے مریضوں کے کولروں سے برف نکالی اور اس کے سر اور جسم پر رکھنے لگا ایک نرس مجھے ایسا کرتے دیکھ کر دوڑی وہ بھی برف رکھنے لگی دو چار منٹوں میں اس کے چاروں طرف برف رکھ دی اسی دوران نرس نے ٹمپریچر بھی لیا لیکن میرے پوچھنے پر مجھے نہ بتایا اتنا کہا کہ فوراً صدقہ دے دیں اور دعا کریں ڈاکٹر صاحب بھی آگئے اور ایک طرف چپ ہو کر بیٹھ گئے۔ ہسپتال وارڈ کے دوسرے مریض دم بخود تھے وہ بھی دعاؤں میں مصروف تھے ایک اضطراری کیفیت تھی جو سب وارڈ پر طاری تھی ہر ایک کے منہ سے اس کے لئے دعائیں نکل رہی تھیں کہ مولائے کریم تو اس کو بچا لے قریباً دس پندرہ منٹ اسی جدوجہد میں گزر گئے۔ آخر مریضہ کے حواس بحال ہوئے اس کا ٹمپریچر نارمل ہوا تو میں نے نرس سے پوچھا کہ اس کا ٹمپریچر کیا تھا وہ کہنے لگیں 107۔ سب کہنے لگے کہ اس ٹمپریچر پر اس کا بچ جانا معجزے سے کم نہیں اسی شام ہم ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر لوٹے لیکن ایک نئی زندگی اور نئے سبق کے ساتھ۔ جس میں یہ زبردست احساس بھی تھا کہ کس طرح دعا حالات کا رخ بدل دیتی ہے کس طرح خدائے عظیم بزرگ و برتر اپنے مضطر بندوں کو مایوس نہیں کرتا۔ سبق اس لحاظ سے تھا کہ کبھی بھی تجربے۔ انشراح صدر اور انجانے خوف کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے کہ بسا اوقات آنے والے حالات کے سائے قبل از وقت سر پر منڈلانے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حمایت میں رکھے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

کوئی معجزہ بھی دیکھا یا یونہی ایمان لے آئے؟ اس وقت میرے بھائی صاحب نے کہا۔ مولوی صاحب میں خود احمدیت کا ایک زندہ معجزہ ہوں۔ انہوں نے کہا۔ وہ کیسے؟ اس پر احمد حسین صاحب سوکیا نے کہا۔ مولوی صاحب کیا آپ جانتے ہیں کہ ماریشس کہاں ہے۔ انہوں نے کہا۔ نہیں۔ احمد حسین صاحب سوکیا بولے۔ بس یہی احمدیت کا معجزہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کی اس خدائی خبر کے بموجب کہ "میں تیری (-) کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" ایسے ایسے دور ملکوں سے لوگ قادیان میں کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ جن کے محل وقوع کا آپ کو علم تک نہیں۔ اس لحاظ سے کیا میں خود احمدیت کا ایک زندہ معجزہ نہیں ہوں۔ اس پر وہ مولوی صاحب خاموش ہو گئے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم عبدالرحیم صاحب سوکیا نے مزید فرمایا۔ احمد حسین صاحب سوکیا کے بعد ہمارے خاندان میں سے اب اللہ تعالیٰ نے مجھے مرکز سلسلہ میں آنے اور اس کے روحانی ماحول سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ لوگ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جو ماریشس سے آئے ہوئے ہیں۔ اپنے فضلوں سے نوازے۔ اور ہمیں اس رنگ میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔

انتہائی زرخیز علاقہ بعدہ مربی سلسلہ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری نے جو مشرق وسطیٰ کے متعدد ممالک کا دورہ کرنے کے بعد ربوہ میں واپس تشریف لائے تھے۔ اور اپنے وطن انڈونیشیا جا رہے تھے۔ احباب سے خطاب کرتے ہوئے اپنے دورے کے تاثرات بیان کئے۔ آپ نے فرمایا۔ مشرق وسطیٰ کا دورہ میرے دل میں خدمت دین کا ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کرنے کا موجب ہوا ہے۔ میں اب پہلے سے بھی زیادہ اس یقین پر قائم ہو گیا ہوں۔ کہ احمدیت کی ترقی کے لئے میرا وطن ایک انتہائی زرخیز زمین کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ اگر ہم اور زیادہ ہمت اور استقامت کے ساتھ اپنے دینی فرائض ادا کریں۔ تو میرے ہم وطن بہت جلد احمدیت کی آغوش میں آ کر رشد و ہدایت کی دولت سے مالامال ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قبول حق کی سعادت سے حصہ وافر عطا فرمایا ہے۔ اب جبکہ میں ایک سال کے بعد اپنے وطن واپس جا رہا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ اور دعوت الی اللہ کا فریضہ کماحقہ ادا کرنے کی سعادت سے نوازے۔ کامیابی کے لئے ہماری کوششوں کے ساتھ آپ کی دعاؤں کا شامل ہونا ازحد ضروری ہے۔

(اس کے بعد حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے تقریر کی جو آپ کی زندگی کی آخری تقریر تھی یہ تقریر اس سے قبل الفضل میں شائع کی جا چکی ہے۔)

○○○

جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

حکیم حافظ محمد یوسف جہلمی

حکیم محمود احمد طالب

میرے پیارے ابا جان حکیم حافظ محمد یوسف جہلمی 1991ء کو بعمر 71 سال اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم والد صاحب نے بعمر اکیس سال عین جوانی میں ہی احمدیت قبول کی۔ آپ قبول احمدیت سے قبل بھی عبادات اور دیگر نیکی کے کاموں میں حصہ لیتے۔ آپ مشہور پیر منور احمد صاحب کے خلیفہ تھے ان کے مریدوں میں سے سب سے پہلے آپ کو بیعت کی توفیق ملی اس کے بعد خود پیر صاحب قادیان بھی آئے یہ غالباً 1941ء کی بات ہے۔ بعد میں بہت سے مریدوں نے بھی بیعت کی۔ والد صاحب نہایت شریف النفس منکسر المزاج اور عبادات کے پابند تھے تصنع اور بناوٹ سے ہمیشہ پرہیز کرتے۔ بیعت کے بعد آپ کی سخت مخالفت شروع ہو گئی۔ والدین کے ذریعہ بھی مخالفوں نے دباؤ ڈالا۔ مگر ابا جان نے بھی دعوت الی اللہ کی کوشش جاری رکھی شروع میں تو اپنے قریبی رشتہ داروں تک پیغام حق پہنچانا شروع کیا جس کے بدلہ میں آپ کو بہت ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے ہمیشہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا کچھ ابتلاء بھی آئے۔ جو بفضل خدا بڑے صبر اور حوصلہ سے برداشت کئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ کا فریضہ آخر وقت تک ادا کرتے رہے۔ پاکستان بننے سے قبل اور بعد بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو متعدد خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ میں پڑھاتے بھی رہے اور کچھ عرصہ دفتر الفضل میں پروف ریڈر کا کام بھی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ تحریک جدید میں بطور انسپکٹر تحریک جدید بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہت اخلاص رکھتے۔ امامت احمدیت سے دلی وفا رکھتے تھے۔ عبادات اور دعوت الی اللہ میں بہت جوش تھا ہر قربانی کی تحریک میں اپنے بیوی بچوں کو بھی شامل کرتے۔ عبادات نہایت سنوار کر ادا کرتے ہر کام کرنے سے قبل اس کے لئے دعا کیا کرتے۔ سفر پر روانہ ہونے والے بچوں اور بڑوں جو بھی موجود ہوتے ہاتھ اٹھا کر دعا فرما کر اسٹیشن پر رخصت فرماتے اور بعد میں بھی ان کے لئے دعا کرتے رہتے۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا ہر شخص کا کام خوشدلی سے کرتے تھے۔ اور کبھی اس کا اعلان و اظہار نہ کرتے اور نہ ہی اپنی تکالیف کو بھی دوسروں پر ظاہر کرتے۔ انتہائی صابر شاکر اور پرہیزگار تھے جو کچھ ملتا اسی پر قناعت کرتے۔ ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے بسادگی پسند تھے۔ عمر بھر سادہ لباس پہنا والد صاحب کی حیثیت اپنے محکمہ میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ انفرادی اور ممتاز رہی۔ گورنمنٹ سروس میں بھی اپنے محکمہ میں نہایت دیانت دار اور قابل مشہور تھے۔ بڑے مہمان نواز' ہمدرد' امن پسند' کم گو' خدا پرست' سادہ طبیعت اور متوکل انسان تھے۔ اکثر پیدل چلا کرتے تھے۔ بڑی مثالی صحت رکھتے تھے۔ اکثر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ خدا کے فضل سے انہوں نے تقویٰ کی راہوں پر چل کر اعمال صالحہ بجالا کر اپنی زندگی کے دن گزارے۔ اپنے عزیز و اقارب کو بھی ان باتوں کی تلقین کرتے رہے۔ آپ کچھ عرصہ سے شوگر کے مریض تھے۔ بہت علاج کرایا مگر قضاء و قدر کے سامنے کچھ پیش نہ گئی اور آخر دل کی تکلیف کا ایک سخت حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔ بیماری کی تکلیف بڑی خندہ پیشانی اور صبر کے ساتھ برداشت کی۔ امید کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ طبیعت میں قناعت اور استغفار کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ان کی ذات سب عزیزوں کے لئے رونق حوصلے اور طمانیت کا باعث تھی۔ گھر سے بیماری کے آخری حملہ کے وقت مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب کے ہمراہ ہسپتال جاتے ہوئے خود چل کر کار میں بیٹھے اور راستے میں ہی اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ابا جان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو آپ کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ - راجن پور

دعوتوں پر پابندئ وقت اور مساوات

عنوان بالا کے تحت استاذی المکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایڈووکیٹ کا مضمون الفضل 96-2-11 بحوالہ شکوہ محترمہ بشریٰ قریشی صاحبہ نظر نواز ہوا۔ اس مضمون میں اٹھائے گئے اہم امور سے انکار کرنا ممکن ہی نہیں مگر وعظ و تلقین کے ساتھ ساتھ یہ امر مناسب ہے کہ ذاتی مثال قائم کرکے اور جب ہدایت و حکم کا اجراء ممکن ہو تو اس کے صدور سے اصل مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بشریٰ قریشی صاحبہ کا مضمون تو میں نہیں پڑھ سکا لیکن جناب خالد صاحب نے تو آج یہ تجویز دی ہے کہ اجتماعی مواقع پر عورتوں اور بچوں کو پہلے کھانا دیا جاوے مگر میں تو سال ہا سال سے اس پر عمل پیرا ہوں اور ہر اجتماعی تقریب کے موقع پر میرا یہ مستقل حکم کارکنان کو ہے کہ پہلے عورتوں اور بچوں کو کھانا مہیا کیا جائے بلکہ میں تو ایسے مواقع پر خود اس وقت تک کھانا کھانا شروع ہی نہیں کرتا جب تک کارکنان کی طرف سے یہ اطلاع نہیں آجاتی کہ عورتوں اور بچوں کو کھانا تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ میرے کھانا شروع نہ کرنے کے باعث دیگر مردوں کو بھی انتظار کرنا پڑتی ہو۔ اب تو کارکنان (خدام الاحمدیہ) اس حد تک عادی ہو چکے ہیں کہ انہیں یاد کرانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے امیر ضلع اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ بچے منہ دیکھتے رہیں یا قنات کے دوسری طرف سے بھوک پیاس سے بلبلاتے رہیں اور مرد کھانا کھاتے رہیں۔ اگر جماعتی تقریبات میں خواہ وہ مرکز میں ہوں یا باہر۔ اس طریق کو رواج دیا جائے تو آہستہ آہستہ ذاتی تقریبات میں بھی یہ رواج شروع ہو جائے گا اور جب رواج ایک بار شروع ہو جائے تو وہ اپنی جگہ معاشرہ میں خود ہی بنا لیتا ہے۔ رہا برتنوں کی کمی کا بہانہ۔ تو جہاں دیگر اتنے سارے اخراجات کر لئے جاتے ہیں وہ ساری بچت برتنوں کی فراہمی کے معاملہ میں ہی کیوں کی جاتی ہے۔ لیکن ایک بات مستورات سے کہنی ہے کہ آخر اس طریق کو وہ اپنے گھروں میں روزانہ کے معمولات میں کیوں شامل نہیں کرتیں کہ جب کھانا پک کر تیار ہو جاتا ہے تو پہلے بڑوں کو دیا جاتا ہے۔ خواہ بچوں کو جتنی بھی بھوک لگی ہوئی ہو۔ اور عورتوں سے پہلے مردوں کو دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر فوری طور پر ایک شخص کا کھانا موجود ہو تو وہ مرد کو دیا جاتا ہے' عورت کو نہیں۔ لڑکی کو یہ کہہ کر کہ صرف ایک گلاس ہی تو دودھ ہے' وہ گلاس لڑکے کے ہاتھ میں تھما دیا جاتا ہے' نصف نصف کرکے کیوں نہیں دیا جاتا۔ عورتیں اور بچے اگر کمزور ہیں تو ان کو غذائیت کی بھی تو زیادہ ضرورت ہے۔ اگر خود عورتیں لڑکے اور لڑکی میں امتیاز کرتی رہیں اور پھر یہ کہیں کہ معاشرے میں یہ امتیاز نہ ہو تو یہ نہیں ہو سکے گا۔ محض خیالی باتیں ہیں۔

صوبیدار سراج الدین (ر)

ممنونِ احسان

یوں تو ہمارے تمام قادیان کے استاد ہمارے محسن اور مشفق تھے مگر میرے ایک استاد جن کا اسم گرامی حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب ہے وہ میرے محسن تھے۔ بزرگ دعاگو انسان تھے ان کا احسان میری ساری زندگی پر حاوی ہے جس کا بدلہ میں صرف ان کے لئے دعا کرکے اتارنے کی کوشش کرتا ہوں اور تازیست کرتا رہوں گا۔

واقعہ اس طرح ہے۔ ہے بھی بچپن کا واقعہ اور ابھی تک آنکھوں کے سامنے وہ سماں نظر آتا ہے خدائی رعب اور دبدبہ کا۔

خاکسار نے قادیان ہائی سکول کی چار جماعتیں پاس کیں۔ اس کے بعد مدرسہ احمدیہ کی دو جماعتیں پاس کرکے ارادہ کر لیا کہ اب میں نے آگے نہیں پڑھنا۔ اور پڑھائی ترک کردی۔ ماسٹر صاحب نے میرے متعلق لڑکوں سے استفسار کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس نے آگے نہیں پڑھنا۔ خیر انہیں اس بات کی خبر ہو گئی۔ مدرسہ احمدیہ کے اس کمرے کی کھڑکی سڑک کی طرف کھلتی تھی۔ جس کمرے میں میرے بزرگ محسن پڑھاتے تھے۔ خاکسار کسی کام کے لئے باہر سڑک سے گزر رہا تھا اور ماسٹر صاحب پڑھا رہے تھے۔ ان کی مجھ پر نظر پڑی تو مجھے کلاس میں بلوایا اور پوچھا کہ "کلاس میں کیوں حاضر نہیں ہو رہے۔"

خاکسار نے عرض کیا کہ "ماسٹر صاحب! میں نے آگے نہیں پڑھنا" میرا یہ جواب سننے کی دیر تھی کہ انہوں نے زوردار چانٹا میرے منہ پر مارا اور میرے ہوش و حواس گم ہو گئے اور گرجدار اور رعب دار آواز سے کہا کہ جاؤ بستہ لے کر آؤ اور آکر کلاس میں بیٹھو۔ اس ہاتھ اور آواز میں اس قدر جلال اور رعب اور دبدبہ تھا کہ نہ میں رویا اور نہ برا مانا اور نہ ہی آگے سے کوئی جواب دیا اور بستہ لے کر آگیا اور کلاس میں بیٹھ گیا۔ اس محسن استاد کے احسان کے صدقہ پھر میں مدرسہ احمدیہ میں مولوی فاضل کے امتحان تک پہنچا۔ یہ ان کا مجھ پر بے حد احسان تھا کہ ان کے ایک چانٹے نے میری زندگی کی کایا پلٹ دی اور کلام الٰہی کے انوار اور علوم دینیہ سے میرا سینہ منور ہو گیا۔ جب بھی اپنے اساتذہ کو یاد کرتا ہوں تو میری آنکھیں ان کی یاد میں نم ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے لئے اور ان کی اولاد اور نسلوں کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ اے خدا ایسے استاد تیری جنتوں میں ہمیشہ خوش رہیں۔ اور اب جبکہ ہم عمر کے آخری حصے میں ہیں ہمارا بھی خاتمہ بالخیر کرنا اور ان کے قدموں میں ہمیں جگہ دینا۔ ایسے مشفق اور محسن استاد چراغ لے کر ڈھونڈنے نکلو تو نہیں ملیں گے۔

○○○

تحریک جدید کا چندہ حیثیت کے مطابق پیش کریں

(ارشاد حضرت امام جماعت الثانی)

○ "نادہندہ وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت نہیں پیدا کرتے جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدہ لکھاتے ہیں خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31030 میں امتہ العزیز زوجہ طارق احمد صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا گارڈن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-11-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی سولہ تولہ مالیتی اٹھاسی ہزار روپے (2) فلیٹ B-5 داتا گارڈن جہانگیر روڈ کراچی مالیتی سات لاکھ روپے (3) نقد پچاس ہزار روپے کل جائیداد آٹھ لاکھ 38 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ العزیز B-5 داتا گارڈن جہانگیر روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 طارق احمد مسل نمبر31029 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31036 میں زبیدہ بیگم زوجہ نذیر احمد قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-12-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- طلائی بالیاں نصف تولہ مالیتی -/2500 روپے۔ 2- ترکہ از والد صاحب نقد رقم۔ 27777 روپے۔ 3- حق مہر -/100 روپے۔ کل جائیداد -/30377 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/350 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زبیدہ بیگم چک 98 شمالی P/O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 شوکت ولد غلام رسول چک 98 شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر2 نذیر احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31037 میں سمیرا نگہت جنجوعہ بنت محمد انور جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 98 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-6-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سمیرا نگہت جنجوعہ چک 98 شمالی P/O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 رشید احمد بھٹی وصیت نمبر16292 گواہ شد نمبر2 محمد انور والد موصیہ۔

مسل نمبر31038 میں چوہدری سلطان احمد دریاہ ولد عبدالغنی دریاہ قوم دریاہ پیشہ زراعت عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 37-ج ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زرعی اراضی برقبہ۔ 17 ایکڑ نہری واقع چک 37/ج ضلع سرگودھا مالیتی -/700000 روپے۔ 2- احاطہ برقبہ 10 مرلہ نہری واقع چک 37/ج ضلع سرگودھا مالیتی -/30000 روپے۔ 3- بینک میں جمع شدہ رقم -/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری سلطان احمد دریاہ چک نمبر 37/ج ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 ناصر احمد وصیت نمبر26040 گواہ شد نمبر2 بشیر احمد باجوہ وصیت نمبر28379۔

مسل نمبر31039 میں عتیق احمد باجوہ ولد چوہدری بشیر احمد باجوہ قوم باجوہ جٹ پیشہ وکالت عمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار کالونی وہاڑی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-11-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین 50 ایکڑ واقع چک 200.543 E.B. ضلع وہاڑی مالیتی -/3800000 روپے۔ 2- رہائشی پلاٹ برقبہ 42 مرلہ واقع چک نمبر 9/WB ضلع وہاڑی مالیتی -/300000 روپے۔ 3- دو عدد مکان واقع جی بلاک وہاڑی کا 1/3 حصہ مالیتی -/200000 روپے۔ ایک کار مالیتی پانچ لاکھ کا 1/3 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عتیق احمد باجوہ لالہ زار کالونی وہاڑی گواہ شد نمبر1 حافظ محمد صدیق وصیت نمبر19434 گواہ شد نمبر2 فاروق احمد سیکرٹری مال 129-F وہاڑی۔

مسل نمبر31040 میں محمد حسن خان ولد غلام قادر خان صاحب قوم افغان پیشہ پنشنر عمر 87 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 842/C گلگشت کالونی ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زمین برقبہ چار ایکڑ کا 1/8 حصہ واقع چک 128/9-L ضلع ساہیوال مالیتی -/1000 روپے۔ 2- نقد رقم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا ہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حسن خان 842/C گلگشت کالونی ملتان گواہ شد نمبر1 عزیز احمد خان پسر موصی گواہ شد نمبر2 نثار احمد خان مربی سلسلہ وصیت نمبر19959۔

مسل نمبر31041 میں فاخرہ شاہد زوجہ شاہد احمد شاہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کچہری بازار فیصل آباد حال اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 94-5-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی پانچ تولہ مالیتی 20000 روپے 2- حق مہر بذمہ خاوند 7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فاخرہ شاہد 19-بی پوسٹل کالونی G8-4 اسلام آباد گواہ شد نمبر1 ارشاد احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر2 رفیع احمد وصیت نمبر22104

مسل نمبر31042 میں عثمان احمد طارق ولد بشیر طارق قوم راجپوت "دت" پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عثمان احمد طارق B-367 اسلم شہید روڈ لالہ زار کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر1 کرنل ولی الرحمان راولپنڈی گواہ شد نمبر2 بشیر طارق والد موصی

مسل نمبر31043 میں مرزا محمد مجتبیٰ ولد مرزا رشید احمد قوم مغل پیشہ تجارت عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ 3 راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-9-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان فلیٹ نمبر61 بی واقع عسکری II چکلالہ سکیم نمبر3 راولپنڈی مالیتی 1300000 روپے۔ 2- پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع کینٹ کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور مالیتی 600000 روپے۔ 3- پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع پی۔ اے۔ ایف ہاؤسنگ سکیم ترنول راولپنڈی مالیتی 200000 روپے۔ اور کار زیر استعمال مالیتی 250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 18000 روپے ماہوار بصورت کاروبار و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا محمد مجتبیٰ 61 بی عسکری چکلالہ سکیم 3 ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر1 منور احمد اختر فلیٹ نمبر6-8 عسکری I چکلالہ سکیم 3 راولپنڈی گواہ شد نمبر2 کرنل بشارت احمد سیکھی فلیٹ نمبر14 اے چکلالہ سکیم 3 راولپنڈی

سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں!

○ بچے کی پیدائش سے قبل تو تمام والدین سے نیا کوائف فارم (وقف نو میں شامل کرنے کے لئے) پر کروایا جاسکتا ہے لیکن بچے کی پیدائش کے بعد صرف لڑکے کا کوائف فارم پر کروایا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد امین صاحب زونل جیف سٹیٹ لائف انشورنس کو 28- اکتوبر 96ء کو ائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا- لیکن بازو میں ابھی بالکل حرکت نہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا عطا فرمائے-

○ طاہر احمد ابن انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کو کبھی بخار ہو جاتا ہے اور کبھی اتر جاتا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم ملک عبدالمجید صاحب (ملک برادرز ربوہ کی بہو عزیزہ امتہ الشافی بوجہ کالا یرقان بیمار ہے- عزیزہ کو فیصل آباد ہسپتال لے جایا گیا ہے- ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

نکاح

○ مکرم چوہدری سفیر احمد ابن چوہدری ادریس احمد صاحب کا نکاح مورخہ 27 دسمبر 96ء بہمراہ عزیزہ صائمہ منیر بنت مکرم منیر احمد اختر صاحب حال جرمنی کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے بمقام بھیسرانوالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات پڑھا- اسی طرح مکرم ظہیر احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد اختر صاحب کا نکاح بھی اسی موقع پر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے بہمراہ عزیزہ منیبہ نگہت دختر چوہدری ادریس احمد صاحب مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا- اور دعا کروائی- خدا تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں نور محمد صاحب مورخہ 14- فروری 1997ء کو فجر سے قبل حافظ آباد میں انتقال فرما گئے موصوف کا جنازہ جمعہ کی عبادت کے بعد حافظ آباد میں صدر خدام الاحمدیہ پاکستان محترم راجہ منیر احمد صاحب نے پڑھایا- آپ موصی تھے لہٰذا ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں پر جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب حافظ آباد نے دعا کروائی- آپ حضرت میاں محمد مراد صاحب کے بھتیجے، میاں فضل دین صاحب کے بیٹے اور مشہور پنجابی شاعر میاں مولا بخش صاحب کے داماد تھے- اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-

ضرورت اساتذہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سیکشن میں پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے- ایسے حضرات جو مندرجہ ذیل مضامین میں ایم- اے ایم- ایس سی ہوں وہ اپنی درخواستیں چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن دفتر نظارت تعلیم میں 13 مارچ 1997ء تک جمع کروائیں- انگلش، اردو، اسلامیات، ریاضی،

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

تحریک جدید میں حصہ لے کر سلسلہ احمدیہ کو مضبوط کریں

○ ہر مخلص احمدی کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کو مضبوط سے مضبوط تر دیکھے- اس آرزو کی تکمیل کے لئے اپنے محبوب امام کی آواز پر تحریک جدید کے مالی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 1

میں نے تو کبھی نہیں دیکھا کہ کسی کی نمبردار کے ساتھ لڑائی ہو جائے اور ڈپٹی کمشنر اسے بلائے تو وہ نہ جائے- پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا نے جو کام تمہارے ذمہ لگایا ہے اسے کسی کے ساتھ لڑائی کی وجہ سے چھوڑ دو- تمہارا کوئی محبوب ہو اور تم اس کے پاس جا رہے ہو کہ رستہ میں لڑائی ہو جائے تو پھر کیا تم واپس آ جاؤ گے پس جب تم اپنے مطلوب کو کسی سے لڑائی ہو جانے پر متروک نہیں کر سکتے تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ تم کسی کے پیچھے (عبادت کرنا) اس لئے چھوڑ دو کہ کسی سے تمہاری لڑائی ہو گئی تھی مگر بعض مقتدیوں نے بعض اماموں کے پیچھے (عبادت کرنا) چھوڑ دی اس لئے کہ لڑائی ہوئی تھی- اور بعض اماموں نے (عبادت کرانی) چھوڑ دی اس لئے کہ بعض مقتدی اس پر ناراض ہیں- پھر میں دیکھتا ہوں کہ کئی لوگ ہیں جو کسی دوسرے آدمی کی وجہ سے دینی کام کو چھوڑ بیٹھتے ہیں- پھر میں دیکھتا ہوں کہ کئی لوگ ہیں جو دینی کاموں میں شرطیں لگاتے ہیں-

میں کہتا ہوں کہ یہ سب باتیں نفس کی خرابی کی علامتیں ہیں اور میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تمہارے کام تمہیں سمجھانے میں میرا کوئی فائدہ نہیں- اگر میں تمہیں کوئی کام کہتا ہوں تو تمہاری ہی ترقی اور تمہارے ہی فائدہ کے لئے کہتا ہوں- اس میں میرا اپنا کوئی فائدہ نہیں- میرے دل میں یہ نہیں کہ میں صرف اپنی ترقی و عزت چاہوں- میں یہ نہیں چاہتا کہ تم جاہل رہو اور سارا کام میری طرف منسوب ہو بلکہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری بھی عزت ہو اور تمہیں بھی ترقی حاصل ہو- وہ امام امام نہیں ہو سکتا (-) جب تک اس کی یہ خواہش نہ ہو کہ دوسرے بھی اس کی مانند ہو جائیں- پس میں کہتا ہوں کہ اپنے فرائض کو سمجھو تا کہ ترقی کر سکو-

(از خطبہ 31- اگست 1923ء)

○○○

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

مصطفیٰ محمود ابن طارق محمود پانی پتی لاہور

نعمانہ سلطان بنت سلطان احمد محمود- ناصر آباد ربوہ

فہیم احمد ابن رانا عبدالمجید ربوہ

تلمیذ احمد ابن عبدالمجید- قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

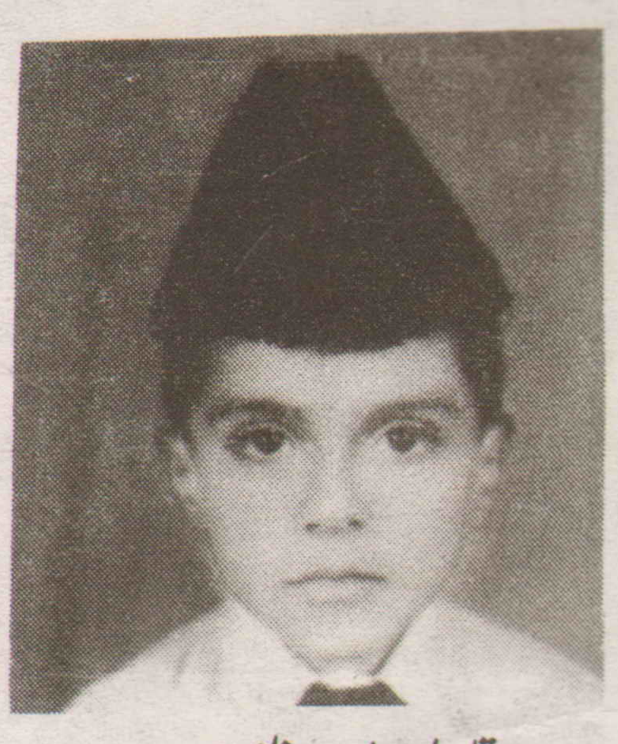

وقار احمد ابن مظفر احمد
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

لئیق احمد ابن شفیق احمد مرل ضلع سیالکوٹ

حمید محمود ابن رفیق احمد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

وقاص احمد ابن محمد نواز- مانگا- ضلع سیالکوٹ

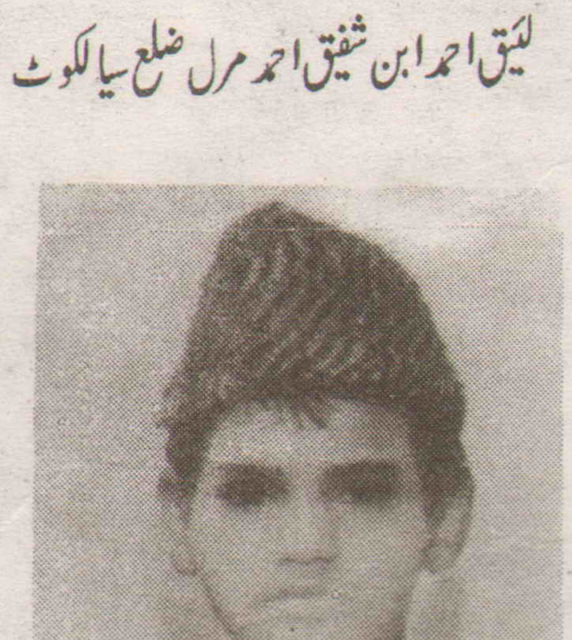

وقاص منور ابن منور احمد قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 1 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ وادی کوئٹہ اور اس کے شمال مشرقی علاقوں میں جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب رات دو بجے کے بعد زلزلہ کے شدید جھٹکوں سے کم از کم 100۔ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ کئی بستیاں برباد ہو گئیں۔ بعض دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ زلزلے کے جھٹکے کئی منٹ تک محسوس کئے جاتے رہے۔ زلزلے کا مرکز کوہ سلیمان کے قریب تھا۔ پہاڑ شدید جھٹکوں سے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایسا نہ ہوتا تو زلزلے کا مزید جھٹکا مزید ہولناک تباہی لے آتا۔ امریکی سیارے نے زلزلے کی شدت ایکٹر سکیل پر 8.00 درجے بتائی۔ جبکہ بعض دوسرے ذرائع نے یہ شدت 6.3 سے 7.5 تک بتائی ہے پہلا جھٹکا رات دو بج کر آٹھ منٹ پر دوسرا تیرہ منٹ کے بعد اور تیسرا جھٹکا اڑھائی بجے رات محسوس کیا گیا۔ پہلے جھٹکے سے عمارتیں لرز اٹھیں لوگ سوتے میں اٹھ کر گھروں سے باہر آ گئے دوسرے اور تیسرے جھٹکے نے تباہی پھیلا دی۔ پہاڑوں کے دامن میں کچے مکانات اور بعض دیہات نیست و نابود ہو گئے ایمبولینسیں گشت کرتی رہیں۔ مساجد میں اذانیں دی گئیں۔

○ گاؤں میا کیچ میں 15 'سناڑی میں 4' ازا میں 11' تلی باغ اور سہڑی میں 3 سبی اور کوئٹہ میں آٹھ آٹھ ہلاک ہوئے۔

○ امدادی کارروائیوں کے لئے فوج طلب کر لی گئی۔ موت نے وادی کو گھیر لیا تو سوئے ہوؤں کو جگانے کے لئے ہوائی فائرنگ کی گئی۔ اذانیں اور تلاوتیں شروع ہو گئیں۔ 50 ہزار کی آبادی والے شہر ہرنائی کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔ کئی جگہوں پر زمین پھٹ گئی۔ متاثرہ علاقوں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی۔ لاشوں اور زخمیوں کی تلاش کا کام جاری ہے۔ بعض گھرانوں میں سارے کے سارے افراد لقمہ اجل بن کر رہ گئے۔ ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی۔ متعدد علاقوں کا مواصلاتی رابطہ کٹ گیا۔ ہرنائی میں صرف ایک تودہ گرنے سے 30۔ افراد ہلاک ہوئے۔ زلزلے کی شدت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ بجلی کے کھمبے اور درخت جڑوں سے اکھڑ گئے کئی جگہ سڑکوں پر تودے گرنے سے ٹریفک بلاک ہو گئی۔

○ صدر مملکت زلزلے کے متاثرین کا حال دریافت کرنے کے لئے بلوچستان گئے مگر شدید ہواؤں کی وجہ سے ان کا طیارہ کوئٹہ کے ائرپورٹ پر نہ اتر سکا۔ وزیر اعظم بھی موسم کی خرابی کے باعث کوئٹہ نہ جا سکے۔

○ کوئٹہ میں زلزلوں کی تاریخ یہ ہے کہ 1935ء میں یہاں ہولناک تاریخی تباہی کا حامل زلزلہ آیا جس سے 30۔ ہزار افراد ہلاک ہو گئے اس کے بعد پچاس ساٹھ ستر اسی اور نوے کی دہائیوں میں بھی زلزلے آتے رہے۔

○ گزشتہ جمعہ کے روز جمعہ کی چھٹی نہ ہونے کی وجہ سے نماز جمعہ میں نمازیوں کی ریکارڈ حاضری نوٹ کی گئی۔ جن مساجد میں جمعہ کی چھٹی کی وجہ سے نماز جمعہ نہیں ہوتی وہاں بھی نماز ادا کی گئی۔ اسلام آباد میں خطیب نے جمعہ کی چھٹی پر تنقید شروع کی تو نمازی متحد ہو گئے۔ خطیب کو خطبہ مختصر کرنا پڑا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے لاہور میں نوائے وقت کے بانی حمید نظامی کی یاد میں منعقدہ تقریب سے خطاب کے دوران کہا کہ ہم عوامی تعاون سے تمام رکاوٹیں توڑ دیں گے۔ ہمارے پاس اتنی طاقت ہے کہ قومی مفادات کے لئے قوانین بنائے جائیں۔ آئین یا قانون رکاوٹ بنے تو ترمیم کر دیں گے۔ پھر بھی رکاوٹیں رہیں تو عوام کے پاس جائیں گے۔ ہم ملک کو قائد اعظم کا پاکستان بنانا چاہتے ہیں۔ خزانے پر بوجھ نہیں بنیں گے۔ جو کچھ 50 سال ہوتا رہا اب نہیں ہونا چاہئے موٹروے 95ء میں مکمل ہو جانی چاہئے تھی اب یہ اسی سال کھل جائے گی۔ تین برس کے بعد خیبر سے گوادر تک موٹروے ہو گی آج قوم میں 1947ء والا جذبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ملک کو لوٹنے والوں کو ٹی وی پر بے نقاب کروں گا۔ لٹیروں کی جائیدادیں بیچ کر قرضے چکائیں گے۔ انتظامیہ سمیت سب شعبوں میں برے لوگ کینسر کی طرح پھیل چکے ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے لاہور کے ریلوے اسٹیشن اور مسجد شہداء کے باہر دہشت گردی کی وارداتوں کے بارے میں کہا ہے کہ قاتل زیادہ دیر تک چھپے نہیں رہ سکتے۔ ان وارداتوں میں غیر ملکی ہاتھ بھی ہو سکتا ہے۔

○ وزیر اعظم فیصل آباد کی ایک نواحی بستی جمیل پارک شیر سنگھ والا میں ایک محنت کش کی نو عمر بچی سے زیادتی کی خبر پا کر وہاں پہنچ گئے اور محنت کش کے گھر جا کر اظہار ہمدردی کیا۔ انہوں نے کہا کہ افراتفری پھیلانے والی ملک دشمن قوتوں سے آہنی ہاتھ سے نبٹیں گے۔ انہوں نے پولیس کو ہدایت کی کہ ایسے واقعات کا سلسلہ روکا جائے۔ وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ اس واقعہ کے ملزمان پکڑ لئے گئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے حیدر آباد کی نشست چھوڑ دی ہے۔ انہوں نے حامد ناصر چٹھہ 'نواب زادہ نصر اللہ خان اور مکرم غلام مصطفیٰ کھر کو لاڑکانہ سے اپنی محفوظ نشست سے الیکشن لڑانے کی پیشکش کی تھی۔ جو تینوں افراد نے قبول نہیں کی۔

○ مسجد شہداء کے باہر فائرنگ سے ہلاک ہونے والے تاجر حاجی حنیف طیب کے انتقال پر مال روڈ کی دو کانیں بند رہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے لاہور میں دہشت گردی کی وارداتوں پر ایس ایس پی سے ناراضگی کا اظہار کیا ہے ان کی ڈانٹ کے دوران آئی جی سر جھکائے کھڑے رہے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے لاہور ریلوے اسٹیشن پر بم دھماکہ' مسجد شہداء میں قتل' صوبائی سیکرٹری اسامہ موعود کی ہلاکت' خانہ فرہنگ ملتان' شیخوپورہ جہانیاں اور ڈسکہ میں دہشت گردی اور قتل کی وارداتوں پر گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ صورت حال تشویشناک حد تک خراب ہو گئی ہے۔ حکومت عوام کی حفاظت کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ جشن فتح منانے کی بجائے دہشت گردوں اور ڈاکوؤں کو گرفتار کیا جائے۔

○ ہائی کورٹ نے انٹیلی جنس بیورو کے 16 برطرف انسپکٹروں کو بحال کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت نے کوٹ مٹھن میں خواجہ غلام فرید کے مزار پر حاضری دی اور گدی نشین کی دستار بندی کی تقریب میں شرکت کی۔

○ صدر نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ موجودہ حکومت کو ناانصافی اور لاقانونیت کے خاتمہ کی توفیق دے۔

○ سابق ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی منظور موہل کے برادر نسبتی کو ہیروئن فروخت کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔

○ مارچ میں ہونے والے اسلامی سربراہی اجلاس میں شرکت کے لئے وزیر خارجہ جلد خصوصی دعوت نامے لے کر بیرون ملک جائیں گے۔ اس سربراہی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے پاکستان کی آزادی کی گولڈن جوبلی کے حوالے سے کیا تھا۔

○ بتایا گیا ہے کہ وفاقی حکومت نے سندھ میں ایم کیو ایم کا گورنر قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ انکار مقتدر حلقوں کے دباؤ پر کیا گیا ہے۔ نواز شریف اور الطاف حسین کے درمیان براہ راست رابطے کا امکان ہے تاکہ اس مسئلے کو حل کیا جا سکے۔ ایم کیو ایم کا کہنا ہے کہ مسلم لیگ معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ موجودہ گورنر کے ذریعے حلف نہیں اٹھائیں گے۔ دیگر حلیف جماعتوں نے بھی وزارتوں کی تقسیم پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے اشرف واہلہ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر اور مسلم لیگ کے فاروق زمان قریشی سیکرٹری منتخب ہو گئے ہیں۔

○ حمید نظامی کی یاد میں تقریب میں ایک بچے نے وزیر اعظم نواز شریف کو ڈالروں کا ہار پہنایا۔

○ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ سرے پیلس کی بے نام خریداری کے تمام ثبوت مل گئے ہیں۔ آصف زرداری کے خلاف ریفرنس تیار کر لیا گیا ہے۔ بلاول ہاؤس سے ٹنوں سامان اور پی آئی اے سے مفت لندن اور سرے پیلس بھجوانے کا ریکارڈ اور دستاویزات قبضے میں لے لی گئیں۔

○ تنظیم اسلامی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار نے جمعہ کی چھٹی ختم کرنے کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ آرام کی نہیں کام کی ضرورت ہے۔ ہفتہ میں دو گھنٹے کی چھٹی کافی ہے۔

○ سابق سیکرٹری خارجہ نجم الدین شیخ کو چین میں سفیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

ہومیو پیتھک اور بائیو کیمک ادویات کی
تھوک و پرچون خریداری کا مرکز
اوقات : 8½ تا 1½ ، 4½ تا 7½ بجے شام
فرحت کلینک اینڈ سٹورز نزد بیت الذکر
ربوہ

گاڑی برائے فروخت
سوزوکی ڈبہ - رنگ سفید - ماڈل سنہ 1995ء
بہترین حالت
رابطہ : بشارت احمد جنجوعہ مکان 32/25
دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون
211659

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
رابطہ : انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81
7223264 7353105

• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت • بغیر ٹانکے کے
جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
ورائٹی و اعتماد کا نام
سرمد جیولرز
دکان 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ
پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز سوٹس
کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1
ربوہ
فون :
دوکان: 434
گھر: 211244